از عدالتِ عظمیٰ

شریمتی پٹّاہنمّا

بنام

سی۔ گنگادھرامورتی ودیگراں

تاریخ فیصلہ:2 فروری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

کرناٹک لینڈ ریونیو ایکٹ،1956:

دفعات 49،50،56–دوسری اپیل دائر کرنا–متاثرہ فریق کے لیے دستیاب قانونی دادرسائی–فریق دوسری اپیل کی دادرسائی سے فائدہ اٹھانے میں ناکام–نظر ثانی کا فائدہ اٹھانے سے صرف اس وجہ سے روکا نہیں گیا کہ اس نے دوسری اپیل کی دادرسائی حاصل نہیں کی ہے–دفعہ 56 کی ذیلی دفعہ (3) جیسا کہ ترمیم شدہ ایکٹ 33، سال 1975 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے–لہذا جوائنٹ ڈائریکٹر کا حکم کالعدم یا دائرہ اختیار کے بغیر نہیں ہے–قانون کے مطابق مقدمے پر غور کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا گیا معاملہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3407، سال 1996۔

ڈبلیو پی نمبر 92/1628 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے مورخہ 21.4.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم راماجوئس، ایس این بھٹ اور پی ایس پنور۔

جواب دہندگان کے لیے سنتوش ہیگڑے، ایم کے بھٹ، پی پی سنگھ، آر ایس ہیگڑے اور پی مہالے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اجازت دی گئی۔

ہم نے فریقین کے وکیل کو سنا ہے، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 21 اپریل 1994 کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو ڈبلیو پی نمبر میں بنایا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں کہا ہے کہ چونکہ کرناٹک لینڈ ریونیو ایکٹ، 1956 (مختصر طور پر، "ایکٹ") کی دفعہ 50 کے تحت اپیل کو اپیل کنندہ نے ترجیح نہیں دی ہے، اس لیے دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی قابل قبول نہیں ہے۔ لہذا، اس نے 7 اگست 1989 کے ضمیمہ-A میں لینڈ سروے اینڈ سٹلمنٹ آفیسر کے ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے حکم کی روشنی میں قانون کے مطابق معاملے کو نمٹانے کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹر سروے اینڈ سٹلمنٹ اینڈ لینڈ ریکارڈز کو معاملہ بھیج دیا ہے۔ حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:

11 فروری 1953 کو خاندانی تقسیم میں جائیدادوں کو دو شاخوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کو آگے بڑھاتے ہوئے، 8 مئی 1967 کو ایک اور تقسیم ہوئی تھی جس میں جائیدادوں کو اپیل کنندہ کے شوہر اور جواب دہندگان کے درمیان تقسیم کیا گیا ہے۔ حدود کی حد بندی کے لیے، اپیل کنندہ نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر، لینڈ ریکارڈز کو درخواست دی تھی کہ وہ اپنے نام کی زمینوں کو اس کے نیچے کی حدود کے ساتھ تبدیل کرے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے 14 اکتوبر 1986 کی اپنی کارروائی کے ذریعے زمینوں کی حد بندی کی۔ نالاں ہوتے ہوئے، مدعا علیہان نے ایکٹ کی دفعہ 49 کے تحت ڈپٹی ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز کے سامنے اپیل دائر کی جس نے اپیل کی اجازت دی تھی اور 7 اگست 1989 کی کارروائی کے ذریعے حکم کو کالعدم قرار دے دیا تھا اور حکم میں دی گئی ہدایات کی روشنی میں حد بندی کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو معاملہ بھیج دیا تھا۔

اپیل کنندہ نے دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی دائر کی۔ جوائنٹ ڈائریکٹر نے 26 جون 1991 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے نظر ثانی کی اجازت دی اور اپیلٹ اتھارٹی کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے حکم کی تصدیق کی۔ جواب دہندگان نے ڈائریکٹر کو دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی دائر کی۔ ڈائریکٹر نے 16 ستمبر 1991 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے اسے خارج کر دیا۔ ان کی طرف سے دائر کردہ مزید نظر ثانی میں کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل نے یکم جنوری 1992 کے حکم کے ذریعے نظر ثانی کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ دفعہ 56 کے تحت کوئی دوسری نظر ثانی قابل قبول نہیں ہے۔ مدعا علیہان نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، ڈویژن بنچ نے مذکورہ ہدایت کے ساتھ رٹ پٹیشن کی اجازت دے دی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت عالیہ میں ایک دلیل پیش کی گئی کہ چونکہ دوسری اپیل ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت فراہم کی گئی ہے، اس لیے دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی قابل قبول نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ دلیل کو قبول کر لیا اور رٹ پٹیشن کو جزوی طور پر منظور کر لیا اور معاملہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو بھیج دیا جیسا کہ پہلے حوالہ دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے کہ دوسری نظر ثانی قابل عمل نہیں ہے، مزید کہا ہے کہ جوائنٹ ڈائریکٹر یعنی پہلی نظر ثانی اتھارٹی کی طرف سے منظور کردہ حکم دائرہ اختیار کی کمی کی وجہ سے کالعدم تھا۔ اس طرف سے نتیجہ یہ ہے کہ چونکہ دفعہ 50 کے تحت اپیل دفعہ 49 کے تحت حکم کے خلاف ہو گی، دفعہ 50 کے تحت داد رسائی سے فائدہ اٹھانے میں ناکامی، اپیل کنندہ دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی کے دائرہ اختیار سے فائدہ اٹھانے کا حقدار نہیں بن گیا؛ لہذا، جوائنٹ ڈائریکٹر کے حکم کو دائرہ اختیار کے بغیر اور کالعدم قرار دیا گیا۔ اس کے مطابق، اس نے معاملہ نمٹانے کے لیے بنیادی اتھارٹی کو بھیج دیا۔

اس لیے سوال یہ ہے: کیا عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں درست ہے کہ دفعہ 50 کے تحت دوسری اپیل کی داد رسائی حاصل کیے بغیر، فریق کو دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی کی داد رسائی حاصل کرنے سے روکا جائے گا۔ دفعہ 50 اس طرح پڑھتی ہے:

"50. دوسری اپیل (1) دفعہ 49 کے تحت پہلی اپیل میں منظور کیے گئے کسی بھی حکم کے خلاف دوسری اپیل ہو گی:

(a) اگر اس طرح کا حکم اسسٹنٹ کمشنر کے ذریعے ڈپٹی کمشنر کو منتقل کیا جاتا ہے۔

(b) اگر ایسا حکم ڈپٹی کمشنر کے ذریعے ٹریبونل کو منتقل کیا جاتا ہے۔

(b1) اگر اس طرح کا حکم اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ برائے سٹلمنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف لینڈ ریکارڈز کے ذریعے ڈائریکٹر سروے، سٹلمنٹ اور لینڈ ریکارڈز کو منتقل کیا جاتا ہے۔

(c) اگر ایسا حکم ڈپٹی کمشنر آف لینڈ ریکارڈز یا ڈپٹی کمشنر برائے سٹلمنٹ یا ڈائریکٹر آف سروے، سٹلمنٹ اینڈ لینڈ ریکارڈز کے ذریعے ٹریبونل کو منظور کیا جاتا ہے۔

(2) دوسری اپیل پر منظور کیا گیا حکم حتمی ہو گا۔

دفعہ 56 اس طرح پڑھتی ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

"56. نظر ثانی کی طاقت:(1)ٹریبونل، کوئی بھی افسر مال جو اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے سے کمتر نہ ہو اور کوئی بھی سروے افسر جو اپنے متعلقہ محکموں میں سپرنٹنڈنٹ آف لینڈ ریکارڈز یا اسسٹنٹ سٹلمنٹ آفیسر سے کمتر نہ ہو، اس ایکٹ کے تحت یا مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (سنٹرل ایکٹ 5، سال 1908) کی دفعہ 54 کے تحت کسی ماتحت افسر کی کسی بھی تفتیش یا کارروائی کے ریکارڈ کو طلب اور جانچ سکتا ہے، تاکہ اس طرح کے افسر کی کارروائی کی قانونی حیثیت یا ملکیت کے بارے میں خود کو مطمئن کیا جا سکے۔ فقرہ (***)

وضاحت: اس ذیلی دفعہ کے مقاصد کے لیے،

(i) خصوصی ڈیوٹی کمشنر کو ڈپٹی کمشنر کے ماتحت نہیں سمجھا جائے گا؛ اور

(ii) تمام ریونیو افسران کو ٹریبونل کے ماتحت سمجھا جائے گا۔

(A-1)(***)

(2) اگر، کوئی معاملہ، ٹریبونل یا مذکورہ بالا ایسے افسر کے سامنے ظاہر ہو گا کہ اس طرح کے کسی بھی فیصلے یا حکم یا کارروائی میں ترمیم کی جانی چاہیے، اسے کالعدم قرار دیا جانا چاہیے یا اسے پلٹ دیا جانا چاہیے، تو ٹریبونل یا ایسا افسر ایسے احکامات جاری کر سکتا ہے جو مناسب سمجھے جائیں:

بشرطیکہ کسی بھی حکم میں ترمیم، منسوخی یا تبدیلی نہیں کی جائے گی جب تک کہ دلچسپی رکھنے والے فریقوں کو نوٹس جاری نہ کیا جائے اور انہیں سماعت کا موقع نہ دیا جائے۔

(3) اس دفعہ کے تحت نظر ثانی کے لیے کوئی درخواست اور اس طرح کی درخواست پر نظر ثانی کا کوئی اختیار کسی ایسے حکم کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا جس کے سلسلے میں اس باب کے تحت اپیل کو ترجیح دی گئی ہو اور نظر ثانی کے لیے کوئی درخواست اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ ایسی درخواست اس طرح کے حکم کی تاریخ سے چار ماہ کی مدت کے اندر پیش نہ کی جائے:

بشرطیکہ ذیلی دفعہ (1) میں مذکور کوئی افسر مال یا سروے افسر اس دفعہ کے تحت کسی بھی حکم کے سلسلے میں طاقت کا استعمال کر سکتا ہے جس کے خلاف اس باب کے تحت کوئی اپیل نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی گئی ہے، اس حکم کی تاریخ سے تین سال کے اندر کسی بھی وقت جس پر نظر ثانی کی درخواست کی گئی ہے۔

وضاحت: اس ذیلی دفعہ کے مقصد کے لیے حد کی مدت کا حساب لگانے میں، کوئی بھی مدت جس کے دوران اس دفعہ کے تحت کسی کارروائی پر کسی حکم امتناعی یا کسی عدالت کے حکم امتناعی نامے کے ذریعے روک لگائی جاتی ہے، خارج کر دی جائے گی۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی بھی گنتی شدہ افسر کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف، دفعہ 49 کے تحت پہلی اپیل کی داد رسائی فراہم کیا گیا ہے۔ دفعہ 49 کے تحت اپیل کے احکامات کے خلاف، دفعہ 50 دوسری اپیل کا حق دیتی ہے۔ دفعہ 56 میں تصور کیا گیا ہے کہ ٹریبونل، کوئی بھی افسر مال جو اسسٹنٹ کمشنر سے کمتر نہیں ہے، ایکٹ کے تحت یا مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 54 کے تحت کسی ماتحت افسر کی کسی بھی جانچ یا کارروائی کا ریکارڈ طلب کر سکتا ہے اور اس کی جانچ کر سکتا ہے، تاکہ اس طرح کے افسر کی کارروائی کی قانونی حیثیت یا ملکیت کے بارے میں خود کو مطمئن کیا جا سکے۔ ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی حکم کے خلاف کوئی درخواست استعمال نہیں کی جائے گی جس کے سلسلے میں اس باب کے تحت اپیل کو "ترجیح دی گئی ہے" (زیر تاکید) اور نظر ثانی کے لیے کوئی درخواست اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ ایسی درخواست اس طرح کے حکم کی تاریخ سے چار ماہ کی مدت کے اندر پیش نہ کی جائے۔ دفعہ 56(1) کے تحت نظر ثانی کے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے دو حدود مقرر کی گئی ہیں یعنی وہ درخواست جس میں دفعہ 49 کے تحت اپیلٹ آرڈر پر نظر ثانی کی درخواست کی گئی ہے اس نے ایکٹ کے دفعہ 50 کے تحت فراہم کردہ کسی دوسری اپیل کو ترجیح نہیں دی ہے۔ چونکہ دفعہ 50 اس باب کے تحت آتی ہے، اس لیے درخواست اپیلٹ آرڈر کی تاریخ سے چار ماہ کی مدت کے اندر دائر کی جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں، اگر متاثرہ فریق نے دفعہ 50 کے تحت دوسری اپیل کی داد رسائی حاصل کیا ہے، تو اسے دفعہ 56 کے تحت دوبارہ نظر ثانی شدہ داد رسائی حاصل کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ اس کی پیروی نہیں کی جاتی ہے کہ جس فریق نے دفعہ 50 کے تحت دوسرے اپیل کنندہ داد رسائی کا فائدہ نہیں اٹھایا تھا اسے بھی دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی دائر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ایکٹ کی اسکیم کے تحت یہ واضح ہو گا کہ تجویز کردہ داد رسائی فوروموں کی درجہ بندی دفعہ 49 کے تحت اپیل، دفعہ 50 کے تحت دوسری اپیل اور ایکٹ کے دفعہ 56 کے تحت صرف نظر ثانی ہے اور دفعہ 50 یا 56 کے تحت دوسری اپیل یا نظر ثانی کی داد رسائی حاصل کرنے کا انتخاب متاثرہ فریق پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مزید اسکیم یہ ہے کہ نظر ثانی شدہ اتھارٹی کو کسی بھی ماتحت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

افسر کی کارروائی کی قانونی حیثیت یا استحقاق کو خود از خود درست کرنے کا اختیار حاصل ہے خاص طور پر اور ظاہر ہے جب یہ ریاست کے مفاد کو چھوتا ہے۔

دوسری اپیل دائر کرنا ایک قانونی داد رسائی ہے جو متاثرہ فریق کے لیے دستیاب ہے۔ اگر فریق داد رسائی سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہتا ہے اور نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا داد رسائی چاہتا ہے، تو فریق صرف اس وجہ سے نظر ثانی کے دائرہ اختیار سے فائدہ اٹھانے سے باز نہیں آتا ہے کہ وہی شخص دفعہ 50 کے تحت دوسری اپیل کے داد رسائی سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہا۔ یہ متاثرہ فریق کے لیے دستیاب متبادلات میں سے ایک ہوگا۔ "ترجیح دی گئی ہے" کا جملہ اس معاملے کو واضح کرتا ہے کہ دفعہ 50 کے تحت داد رسائی کا فائدہ اٹھانے پر دفعہ 56 کے تحت داد رسائی ختم ہو جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ نے دفعہ 56 کی غیر ترمیم شدہ ذیلی دفعہ (3) کی زبان کی بنیاد پر کارروائی کی جو ترمیم ایکٹ 1975 / 33 سے پہلے موجود تھی۔ اس میں، زبان یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب فریق دوسرے اپیل کنندہ داد رسائی سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہا تو دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار ممنوع تھا۔ لیکن ترمیم ایکٹ 1975 / 33 کے بعد زبان کو مختلف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ لہذا، جس فریق نے دفعہ 50 کے تحت دوسری اپیل کی داد رسائی کا فائدہ اٹھایا تھا، اسے دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی شدہ داد رسائی کا فائدہ اٹھانے سے منع کیا گیا ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں غلط تھی کہ جس فریق نے دفعہ 50 کے تحت دوسری اپیل دائر نہیں کی، اسے دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی کی داد رسائی حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس طرح جوائنٹ ڈائریکٹر کا حکم کالعدم یا دائرہ اختیار کے بغیر نہیں ہے کیونکہ دفعہ 56 کے تحت داد رسائی اپیل گزار کے لیے دستیاب ہے۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب سنتوش ہیگڑے نے دعوی کیا کہ مذکورہ بالا نتیجے کے پیش نظر عدالت عالیہ نے جوائنٹ ڈائریکٹر کے ذریعے منظور کردہ حکم کی درستگی پر غور نہیں کیا۔ اگرچہ مدعا علیہ نے مسلسل ناکام نظر ثانی شدہ داد رسائی کا فائدہ اٹھایا تھا، لیکن ہم خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کرنے کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔ ہم عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور قانون کے مطابق مقدمے پر غور کے لیے معاملہ عدالت عالیہ کو بھیج دیتے ہیں۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document